

تاریخ جرقیا

روانیہ و آئرلینڈ میں جرمن سازشیں
لندن ۱۸ ستمبر اخبار ٹائمز کو اشتعال
سے ایک تاہم اصل ہوا ہے کہیں آف پبلک
انتقاد میں نے امریکہ میں جرمن سازشوں کا ایک
طرح کشاف کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی
اس ایک عکس تصویر اور پانچ اور ڈور کی رسیدوں
کی عکس نقل بھی شائع کی گئی ہے۔ یہ جرنل
آرچی بلڈ سنڈ جرمین سفیر کو بھیجی تھی۔ یہ جرنل
اس وقت گرفتار ہوا تھا جبکہ وہ جرمنی کے
سازشوں اور اہل دین اہل سن کے لئے ایک
جہاز ڈارے جارہا تھا جو اہل سن و نروڈ کے
ایک اخبار کے لئے چلے گا۔ یہ اخبار جرمنی کو
گواہا بنائیں بنا جاتا ہے۔ کہ اہل سن اب افریقہ
میں ہے۔ اس کیس نے کپتان ورن پاپن کا
فرقہ میں اختیار کیا ہے۔ جرمین کے لئے جہازوں
کی قیمت اور اس کے کردہ سے لے کر ہمارا اتفاق

اس کے علاوہ اور بہت سے کاغذات
پرنس سے لکھے ہیں۔ جو سنڈ وائس ورن پاپن
کے ہسٹریائی وٹرس سے لکھے گئے تھے۔ جن کے
خارجہ جہاز ہے کہ جس طرح جرمن سفیر مقیم
کے پاس بعد ازاں کہ امریکہ سے جرمن معاملات
کا پتہ اپنے ہاتھ میں لیا۔ وہ صندوق
پر مشیدہ رکھے تھے۔ جن میں بڑی طاقت
تھیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سے اور
ایک صندوق میں میں نے بھیسے ہوئے کو تیلے

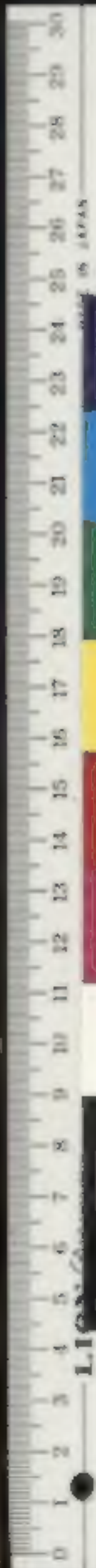
ایک بڑا ایک آئرش میں شہرہ برکسٹ کیساتھ
جسکی گلیا قرارہ ہیں پکڑا گیا جس میں بڑا ایک
سپریم کورٹ کے ایک جسٹس کو ہلان کا جو ایک
سرگرم کردہ اور آئرش امریکن تھا بیان کرتا
ہے۔ جو کہنا ہے کہ آئرلینڈ میں انقلاب صرف
اس وقت کامیابی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ جبکہ
جہتی اس کی مدد کرے۔ لہذا اہل دین و نروڈ
ہے۔ اور اس وٹس کی اجازتیں ہو سکتی ہے۔ کہ
آئرلینڈ میں جو اہل دینوں کے لئے کے ہاتھ
اور جرمنی پر وہ کوئل دیا جائے۔ جو آئرلینڈ کے
انقلاب کے حسب حال ہے۔ اس کے بعد
آئرلینڈ میں فرج جیبار اور سان جنگ اور
اگر ممکن ہو تو یہ بیٹوں کے لئے اس کے اسٹور
جائیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ آئرلینڈ کے
بہرہ دار آئرلینڈ کے لئے ہو جائیں گے۔
اور آئرلینڈ کے سواہل پر آبدوز کشتیوں کے
مشین کارآمد ہوں گے۔ جس کے سبب سے
آئرلینڈ میں کرسمس سانی کا سلسلہ منقطع ہو جائے
اور انقلاب کی کامیابی کا فیصلہ جنگ سے ہو
جاسکے گا۔

لندن ۱۸ ستمبر اشتعال
ایسٹلڈ سے وٹس میں سازشوں کو بھی نشان
کر دیا ہے۔ اس نے امریکن سفیر مقیم اخبار
کے کٹری کی رپورٹ شائع کی ہے جس سے
خارجہ جہاز ہے کہ جس طرح جرمن سفیر مقیم
کے پاس بعد ازاں کہ امریکہ سے جرمن معاملات
کا پتہ اپنے ہاتھ میں لیا۔ وہ صندوق
پر مشیدہ رکھے تھے۔ جن میں بڑی طاقت
تھیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سے اور
ایک صندوق میں میں نے بھیسے ہوئے کو تیلے

اور مہنگا ہیلوں کے کیڑے بھرے ہوئے تھے
میں لٹسٹک روٹریہ کے دیگر معاملات خارجہ
ایک خط بھی شائع کیا ہے جس سے اور کے
بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور اس میں یہ
بھی لکھا ہے کہ یہ ملک کے اڑھائی لاکھ
اور مہنگا ہیلوں کے کیڑے بھرے ہوئے تھے
ایک سفارش قاصد کے ذریعہ سے روایت میں
اس وقت پر ہوتا ہے کہ لکھے جیک روایت ہاتھ
خیر جانید و اتفاق۔

تمام سچی بجائیں کی خدمت میں ایک ضروری درخواست

میرزا شیامکھ علیہ ذیل میں درج کرتا ہوں
۱۱۰۰ حال کرگڑ سے چلا گیا جس کی وجہ سے کل خانہ
کو سخت بچ ڈرو ہے۔ ابھی تک کچھ نہیں ملا۔ راکا
گورنری اس وٹس سے کام سے واقف ہے۔ سنا
میا ہے کہ وہ ایک گڑھی ساز کے ساتھ جھکا نامہ بھیجی
ہے۔ جسے شخص نے اپنا نام لکھا ہے۔ جس سے وہ بچ
گیا ہے۔ پس آپ لوگوں سے متاثر نہ ہوں گے کہ
اس لاکھ کو اپنے اپنے خبروں میں دیکھیں اور
گورنری نے تو پھر پریشاں باب کو اطلاع دیں جس کے
لئے میں نہایت فکر کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اس گڑھ
بچے کی روحانی زندگی بچانے کی کوشش کریں گے۔
حالیہ طور پر نام باخود۔ اسی گیلی قریب ۱۸
سال تک گمنامی۔ وہی حال پڑھنے کے پس
ایک سال۔ تو پھر وٹس میں لکھا ہے۔ جون اکھرا۔
ورن پاپن کو پچھلے کے نشان میں۔ کوٹ کرا
سفیدی ذیل دھاریہ۔ بیچون کالی سچ کی۔
امیریشین رپورٹ۔ سرنگام۔ فکھ آکر کا سچ میں



نیشنل سوشلسٹک سائنس کے
 بھی تھا ہوں اور دوستوں کے
 کی خدمت میں درخواست
 سے سسٹری۔ اور پھر صاحب سکریٹری
 نیشنل سوشلسٹک سائنس کے ایک خط پر تو میں
 درج ہے نیشنل سوشلسٹک سائنس کے ہیں لڑا ہوں
 اور دوستوں کی فہمی توجہ کے لئے بعنوان بالا ضمیمہ
 کرتے ہیں۔
 سسٹری۔ اور گلاب پانی۔ اس نے منہ منڈولیا
 خط نام خانوں کے سکریٹری کے نام لکھا ہے جو
 کہ آپ کی فہمی توجہ کا محتاج ہے۔ پیار سے دوستوں
 سال کے ختم ہونے میں صرف تین شہینے باقی رہ
 گئے ہیں اور ابھی تک ہمارے آئی فوج سے تین ہزار
 روپیہ کم ہے۔ اگر ہرگز سوشلسٹک سائنس کے دوست
 خاص کر سوشلسٹک سائنس کے توجہ کی نہایت آسانی سے
 ہے۔ یہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میری آپ سے یہ
 درخواست ہے کہ آپ آئے واسطہ نیشنل سوشلسٹک
 سائنس کے سوشلسٹک سائنس کے لئے یہ جمع کرنے کی کوشش
 کریں اور بعد از اپنا چند دنوں کے پاس بھیجیں
 تاکہ سالانہ مالی خسارہ کے لئے ہو سکے۔ آپ کا نام
 پانی۔ اور غلبہ۔ اور پھر خیر فرماتے ہیں کہ پنجاب والوں
 کا فرض ہے کہ وہ کم از کم منگلری کے علاقہ کا بیج
 خود اٹھائیں۔ جو کہ چار ہزار روپیہ سالانہ ہے لیکن
 ابھی تک صرف نوچارہ ہزار روپیہ سالانہ وصول ہوا
 ہے۔ پنجاب کے کل پچھتہ بی۔ این ریلیارام
 والی ایم سی۔ اسے لاہور کے نام ارسال کرتا تھا
 مراد گھرنی۔ این ریلیارام۔ والی۔ ایم سی
 اسے۔ لاکھوس۔

پیارے ناظرین! سکریٹری صاحب کا پیار
 خط آپ صاحبان کی گہری توجہ کا مقصد ہے۔ یہ
 کام ہر مذہب و کسٹائی میں ہوں گا ہے۔ اور ہمارے توجہ
 اور کوششوں اور دعاؤں کا خاص مرکز ہونا چاہیے
 صاحب ترقا کہ صوبہ پنجاب کا شملہ این۔ این۔ این
 پنجاب کے شہر کسٹائی میں خود سمجھا لیں اور
 اسی طرح صوبہ کے کام کا پیار اس صوبہ کے شہر
 میں خود اٹھائیں۔ یہ نہایت ضروری فرض ہوا
 ہے۔ مگر فکر کا مقام ہے کہ صرف منگلری ہی کے
 کام کا بار ہم پر رکھا جاتا ہے۔ مگر یہ غلط اسلحہ
 ہیں ہر مذہب و کسٹائی کے ہمارے توجہ پر کیسا اثر
 ہے۔ معزز ناظرین! نہایت ملحد اس وقت
 ہیں۔ چاروی۔ اس نے میں اگر پنجاب کا ہر ایک
 مذہب و کسٹائی میں سال کے ان تین مہینوں میں
 سے صرف ایک ماہ کی اپنی اپنی آمدنی کا حساب
 صرف اس کام کے لئے وقف کریں اور ہر گز
 نہ اسلحہ صاحبان اپنی کسٹائی میں آج کے
 اتاروں کا چندہ اس شہر کسٹائی سوشلسٹک
 کے لئے مخصوص کریں۔ اور صاحبان
 کے لئے قدرتی کے ساتھ اس کام کے لئے دعا
 کریں اور کہیں کہیں تو امید و آئیں ہے کہ کسٹائی
 پر قسم کی توجہ۔ یہی ہے کہ صاحبان کے لئے
 خداوند کی خدمت میں جو آپ رنگ اپنے
 اور عاؤں سے کرتے ہیں۔ اور کہیں
 کامیابی اور مسرت حاصل ہوگی۔ یاد رکھو کہ
 تحت کردہ سے کچھ نہیں۔
 یہ ہر سبھی کا خیر ہے

صاحبان! شام اور صبح ہرگز سے ہوتا ہے
 تو روزانہ میں کہ وہ ہر سال کا ہوتا ہے کہ
 اعظم گڑھ میں صاحبان ای۔ ایم۔ جن کا کام خود
 کیا ہوا ہے۔ ہر ایک کا جزو و مفرد کے لئے۔ ان کے
 کی مشاورت و ایجاد سے۔ خدا کے فضل سے میں
 ہی رہا ہوں۔ اعظم گڑھ والی سکول میں۔ ایم۔ جن کے
 ہاتھ سے حریہ لیا گیا۔ اور ہندی ریل۔ ایٹا۔ رنگ
 صاحب اس کے لئے ہرگز ہرگز۔ لیکن یہی کہ
 صاحبان صورت اور زبان سے اور اللہ سے
 اس لئے سکول کے کام کا چاہیے ہیں۔ یاد ہے
 ایک۔ این صاحب کو کہی کہ یہاں سکول میں
 ہرگز دو مہینے اور کچھ ہے کہ۔ یہ نہایت
 این صاحب کی اور پیٹری ہڈی کا خیال۔ ان کے
 سے چل رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت قریب چار
 ملحد اور توجہ ہیں۔ اپنی صاحبان کے لئے
 کے خیر و آسائش اور سکول کے کام میں
 اور صاحبان سے خوش ہیں۔ اپنی تعلیم کے
 علاوہ آپ اپنی تعلیم میں ہرگز سے ہرگز
 تحت کش ہیں۔ ناظرین کے ساتھ ہے۔ کہ
 اس ضمیمہ کے لئے کام کو اپنی دعاؤں میں
 فرماتے ہیں تاکہ صاحبان ہرگز سے کام
 ظاہر ہوتا ہے۔

افستھا
 قلم کار سی پمول اور پمول کے
 پر کے مکتوب ہوں تو سزا میں نہیں۔
 سیرٹیفکٹ ایڈریٹ فرٹ کامڈن آفس
 سبیا رپہ کے فہرست طلب کیجیے۔
 منور افشاں کے لئے کے فریاد دیکھو۔

0 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30

کم پیش کرنے پر جس کے سسٹوں نے ابھی تک اس بات کی طرف توجہ نہیں دی اور جیسے ان کے سے توجہ کی ہے حالانکہ دیر میں اور مضبوطی سے کچرنا چاہیے۔

اولاً عزت کرنا چاہیے کہ کوئی اصلاح قائم اور دیر پا نہیں ہے تاوقتیکہ وہ ترتیب اور موقوفہ سے کام میں نہ لائی جاوے۔ موقوفہ و ترتیب کا لیاؤ کتنے بیکاروں کی اصلاح کا کام میں آتا ہے ہمیشہ خطرناک ثابت ہوا ہے۔ ذاتیات کا خیال بند وستان میں بہت ہی مضبوط ہے۔ یہاں کہیں کہیں بد وستان حیات کی بنیاد ہے اور اس سے قطعاً طور پر شادی بیاہیال بند وستان سے سب سے آخر میں شہنگا، لیکن اس سے پیشتر بہت سا تہلکی کام چرائی جاتا ہے کہ کیا جائے تب تک ذات کے خیال کو روک کر نہ صرف انہیں بلکہ نامناسب ہے اس لئے کہ ہر آزاد آدمی ہے موقوفہ۔ بے ترتیب اور غامبی ہوتی ہے۔ وہ بجا سنے بکرت کے لغت کا باعث ہوتی ہے۔ ان دونوں بند وستان میں ہر دم دل کی بے چینی کا ہر کوئی ذوق نہیں ہے کیا اس لئے کہ آزاد آدمی بڑی گنتی ہے۔ چھوڑ نہیں بلکہ محض اس لئے کہ ان میں وقت نہیں آتا ہے۔

کیونکہ ہندو آزاد و باسوں کے کام کرنے کے طریقوں سے ہندوؤں کو نف ہے۔ چھین کر قبل از وقت آزاد کیا لئے کا نتیجہ ہرگز وہاں تک کہ اس کا خیال نہ اٹھا رہی ہے۔ روس میں سر سے پاؤں تک آزاد رکھا لیکن جو کچھ اس کی نفی گوری نہیں ہم کو مل رہی ہے ان سے نتیجہ کا آزاد و ہنگامہ ہر سے مل رہا ہے سے ابھرتے ہیں پس اس کی تحقیق اور دیر پا اصلاح قطعاً طور پر ہونی چاہیے۔ اس کو نیچے سے اچھڑکھینا چاہیے۔ لیجئے دل سے باہر نکھینا

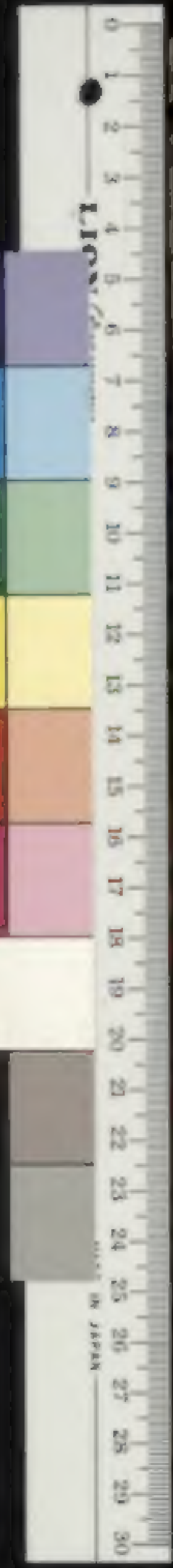
چاہیے اور نہ اس کے برعکس۔

چاروں میں کے حیوانی ذاتیات کے خیال کو کسی وقت ترک کرینگے۔ کہ جب خدا اور انسان کی محبت ان کے دلوں کے اندر کام کر گئی۔ ذات تو نے خدا کی روح کے کام کرنے کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔ ایک ہی باپ میں برابر اندیگات کا خیال سببوں کا پیشہ سے ہوا اصول رہا ہے اس اصول کی قند کا اندازہ ہر انسان سچی قوموں کی آلاسیالی سے لگا سکتے ہیں جن کے اندر سچی برابر ہی کا خیال نہ پایا جاتا تھا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ دشمن واقع اور پھر جس ہندوستانی سیموں نے اصول حاصل کرنے کے لئے روک رکھا ہے۔ پس ان حقیقتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر گز ان بے علم اور تعصب لوگوں کے اس سچی خیال کی ترقی نہ کر سکتے ہیں جو ایسی فحش و بی سے متاثر ہوتی ہے۔

حضور جب ہر گز میں سچ کی طرف راغب ہوئی ہیں تو ان کو ذات تو نے کے لئے مجبور کر لئے ہے تو یہ عیسائی ہونے کے اسلی مطلب کے سمجھنے سے باز رکھتا ہے ایک پار کے نزدیک ذات بہت بڑی بات ہے اور جس کو توڑنا اس کے لئے ایسے غورناک نتائج پیدا کرتا ہے کہ اگر وہ معلوم کرتے گئے کہ اس عیسائی ہونے سے ایک ایسا کام کر رہا ہوں کہ جس کی وجہ سے مجھ کو دلوں سے بیکل جگہ ہڑا پڑ چکا تو وہ کس عیسائی ہونے کے خیال کی چر دی نہ کر سکے گا پس اٹھا ہر جگہ جب نتیجہ کے وقت ذات تو نے ہندو و سیکھ میں تو ہم خود اس خیال کی پستی کرتے ہیں کہ عیسائی ہونا ان ذات توڑنا ایک ہی بات ہے اور ایسی وجہ سے ہندو مت کا یہ فیصلہ ہے کہ عیسائی ہونا گویا

ان میں نہیں پائی جاتی کسی دو کو توڑنا ہے جن کو ہندو مت اصل اور باطن پر مبنی ہوتا ہے اس کے نزدیک عیسائی ہونا دنیا داری اور فساد گری ہے۔ عام خیال کے مطابق ذات توڑنے کے امر اسے عیسائی ہونے کے اور مسیح کا بندہ بننے کے مطلب کو فک میں لانا کھانا ہے۔ حقیقت یہ ہر ہی غلطی ہے کہ متاثر ہو کر ہندو مت پر باطل و تہمت اس کے ذات توڑنے کے معاملہ کی طرف ہر اور مل گیا تو کہ برابر دیکھتا ہے کہ عیسائی ہونے کے نتیجہ میں اس لازمی بات پر غور کرنے کو ہوتا ہے۔ کہ وہ جو ملی جاتی ہے کہ عیسائی ہونے کا کیا مطلب ہے جب اس موومینٹ کا کوئی بوجہ نہیں پاتا ہے تو اس کو سکھانا چاہیے کہ خود راہ اپنی تہمت کو توڑنے کے لئے عیسائیوں کے ساتھ کھانے پینے سے انچہ چار جہانی بندوں کو پریشان کرنا۔ وہ نہ وہ مطلب نہیں سمجھتا کرتے گئیں گے کہ عیسائی ہونے کا مطلب سچ لوگوں کے ساتھ کھانا پینا ہے۔ اور ہوں تو ان کے دلوں میں میرا کے سچ کی محبت کے اس کی طرف سے ملات پیدا کر دے۔ اپنے دلوں کو پہلے کی نسبت زیادہ پار کر دے۔ اگر وہ نہ کہ چاہیے ہی کرنا چاہیں تو اس تم ان کی عیسائیت کرنے دو۔ اس بات پر آزاد ہوا کہ نتیجہ ہر پار کی ذات سے خارج نہیں کرتا ہے۔ وہ کہ نتیجہ سے کرتے ذات کا کوئی قانون نہیں دے گا۔

ہم کو پھر پھر جانا چاہیے کہ ہر چاروں کے لئے ہرگز کرنا چاہیے نہ کہ ہر کے واسطے ہر اس کے بندہ میں ہر امت کو مسیح کی طرف پھیرنے کے لئے زیادہ کار گزار رہیے میں بنسبت اس کی شخص کے پیرنے کے اور چاہیے کہ یہ نور پر سے پورے طور پر کام میں لائی جائے۔ سچ کی طرف دیکھ کر



جانتیں سب سے پہلے میں ان کو خداوند کی دعا دے
 حکام اور خاص خاص باتیں یاد کرانی جاتی ہیں
 خاص کر ایک عبادت ہوتی جس میں پھر بارہوی صاحب
 ایک دین دیتے ہیں صاحب باب یہ ہوتا تھا کہ ہر
 ایک شخص تمام ہر طرف ان سے عہد لے لے اور
 از سر نو اپنی نوسداری کو بچا لے۔ اور دیکھ کہ کسی قسم
 کی تفریق واقع نہیں ہوتی۔ مگر خداوند کا ہم جو چاہیں
 کو کچھ چھوڑنے اور پناہ دل کرنا ہوتی تھی۔ بے شک
 کارگر ہو کر دیکھو کہ وہ انسان کے بندہ اور گروہ
 گروہ کے سے گرد جاتا ہے۔ روح پاک سے ہمارے
 لیاؤں سے کہیں بچکا پناہ کام کیا۔ وہ دنیاوی جو رہا
 مانگنے میں مہربان ہے اور خیر سے اس کے سے
 ہوتے ہی نہیں ہتھے۔ خداوند کے آگے رخصت
 کے فراموشی ہر سہ اور خداوند کے سامنے اپنے تہنکو
 پورے طور سے ترک کیا۔ اور ہمیشہ تہنہ کیوں ہتھے
 عہد بانہ عالم ہم اپنی چرائی ریت و رسم کو تھانے میں
 اور پورے طور سے تہنہ کے تابع ہونا ہوتے ہیں۔
 اور اگر کیا کہ ہم اپنی جاتوں میں سے بہت پرستی
 اور پرانی ریت و رسم کو بالکل بند کریں گے۔ اور چاہ
 جیاں طاری طاری ہونے کی سبب کی مٹا دی گئی تھیں۔
 ہم اپنی زندگی میں مسیح کی خدمت کو قدم رکھیں گے۔
 اگرچہ ان کی دعا میں اس معصوم بچے کی انتہا میں
 جو روئی کو توڑی اور پانی کو کھانا ہوتا ہے۔ مگر باپ
 جانتا ہے کہ اس کا بچہ کیا کرتا ہے۔ کیونکہ جس طرح
 دعا لگتی چاہیے وہ ہم کو نہیں آتی۔ پردوں کے پچھنے
 راہ جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے۔ سو کہانی
 باپ جس سے وہ ہٹے اور بولنے سے شرماتے اور
 چھپکتے تھے۔ خوب دل کھول کھول کر دے۔ اس طرح
 کارگر اور دل شفیق اپنے گوارہ سر خداوند کے
 سپرد کیا اور تائید داری کا عہد بانہ عہد ہر ایک کا

دل روحانی خوشی سے لبریز تھا۔ اسی محبت ترقی
 پر مبنی سب سے ہم کو راہ ہر گز خداوند کے عہد لگانے
 ایک دن کے واسطے مسیحیوں کا نیت
 باپیں شکر اٹھایا جس کی تربیت و رسال سے کی
 جاری ہے کہ مسیحی جیتوں کو جو اگر کسی سے پہچیں۔
 باقاعدہ ہو سکیں جس کی تربیت میں ہمارے پارکی
 صاحب کے خاندان نے بڑی معاونت کی۔ اس
 نیت کے ہمراہ ایک بڑے جھنڈے کے ساتھ جس
 پچھتائیں تھیں بڑی دوسروں دعا کے ساتھ تھیں
 کیا۔ ہینڈ ٹیبلٹس ہم ہر گز نہیں رخصت ہر گز
 جو جانتا دی ہوتی مابین شہر کی حیرت اور عجیبی
 خدا کی بڑی کائناتوں نے کبھی مسیحیوں کو ایسی دوسروں
 و دعا کے ساتھ اپنے شہر میں داخل ہونے نہیں
 دیکھا تھا۔ یہ یاد و حیرت ان کو کہانیاں کی ہوتی
 حب انہوں نے دنیا میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ کیا تھا
 دیکھا۔ غرض کہ اس فکر کرتے کے واسطے شہر میں خوب
 زور شور سے کام کیا۔ انہیں آہستہ آہستہ مناسب سمجھا
 حیاں پاک حفاک رسم میں رہا ہوا دے۔ مگر ایک
 وقت پیش ہوئی کہ اگر ایک پائے کا استعمال ہو
 تو ہمارے دین کی ریت کے بموجب آگے کی اس
 رسم کی تہنہ ہی ہونے کا امکان ہے کیونکہ دیکھا
 ایک ریہائی لوگ عورتوں کے ساتھ ایک پائے میں
 شکر ہوتے ہیں پچھلے دیکھے۔ لہذا اس پاک رسم
 کو کس طور سے ادا کیا جائے کہ اس کی تعظیم و
 ولعت و دہلا ہو جائے۔ اور روحانی تہنہ سے
 میں کسی قسم کی کن واقعہ ہونے پاوے۔
 بہت غریب و غرض کے بعد غور کیا کہ ہر
 ایک شکر و دوزار دست بستہ اپنی خیمیلیں
 پروا نہ رکھ لے جو ایک ہی پائے میں سے چمچ سے
 دیا جاتا تھا۔ دو چوڑی و سمان دیکھ کر شکر ہوتے

دو نے جیسے لیا۔
 ہر گز خداوند کا روح اپنے سببوں کے دین
 میں کام لیا تھا اس کے ساتھ پچھلے صاحب کی سہولت
 اور ان کی اس صاحب نے جو اگر کسی اور پرچہ میں
 سب سے ہر گز ہر گز کے ساتھ عبادت میں شکر ہیں
 بڑی خوشی ہے اس طرح سے ایک عہد لگانا ہر ایک
 قابل نمونہ بات ہے۔ یہ آپ سے بڑی شکر و تہنہ
 اور بڑی جھکاؤ و شکر ہے۔ ان پرستہ ہر گز
 آرام میں ایک کا چرن رکھیں ان کی جگہ لگی اس کے
 ہیں آسانی آپ نے جو ہر گز کو ایک مذہب میں رہا
 کیونکہ ساری انہیں تھا کہ اس کے عہد سے محبت کے
 نافرمانی ہوتی ہیں۔ اس سے انہوں نے مسکایا کہ
 ہم مسیحیوں کو اپنے عزیز و گھر میں قتل و قتل
 دعا اور ناکار کیا تھا خداوند کے سپرد ہونا چاہیے۔ اس پر
 کہ اس نے کی ہیں وہ پوری کر چکے۔ اور یہ دعا
 بھی روح ہر جانتا تھا کہ یہ ہفتہ بڑی خوشی سے
 خداوند کی محبت میں تھا۔
 کسا شکر انتظام پارسی صاحب کی ہم صاحب
 انسان کی دوزخ و انور سے الگ ہونا میں لیا تھا
 ہیں پچھلے صاحب کی اس صاحب میں بڑی خوشی ہے
 کام کرتی تھیں اور کامیابی کی چیزوں نے بھی ہر گز
 وقت و گت پکھا لیا کر رہا۔
 جو کہ یہ سب سے پہلے جو اس علاقہ میں ہر گز
 دراصل پوری امید ہے کہ اس کا نتیجہ بہت جلد ہو گا
 اور تہنہ لیا۔ انہیں ایک تہنہ بھی ہوگی۔ انہیں سے
 یہاں سے لیا نہیں ہو رہا ہے۔
 سزا آفرین سے و عراست ہے کہ خداوند نے
 کو اپنی دعا میں یاد کر چکے ہر گز اس سے ہر گز
 کہ خداوند اس جیسے کہ ایک مبارک مبارک دعا ہے
 سزا آفرین (بے ہوش) ہے ہر گز۔ بے منزل۔

